سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ 408

حدیث حوض

مع سوال وجواب

تیسرا ایڈیشن

از افادات

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا

سید علی نقی النقوی طاب ثراہ

ناشر

امامیہ مشن ہند لکھنؤ

مولانا علی نقی مارگ چوک لکھنؤ 226003

4 روپے

تعارف

بعض حقیقتیں بہت واضح ہونے کے باوجود کسی نہ کسی طرح عام افراد کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں۔ ان ہی میں سے ایک "حدیث حوض" ہے جو عوام کی نظر میں ایسی اجنبی ہے کہ جب اس کا ذکر ہو جاتا ہے تو وہ اس کے متعلق حیرت سے استفسار کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ایک سوال سرکار سید العلماء کے پاس آیا جس کا انھوں نے مفصل جواب اس کتاب میں تحریر فرمایا جس کو اسکی افادیت کے پیش نظر تیسری بار شائع کیا جا رہا ہے۔

شدید ضرورت ہے کہ افراد قوم اس کتاب کی کثیر جلدیں خرید فرما کر ان حلقوں میں مفت تقسیم فرمائیں جہاں اس کی ناواقفیت پائی جاتی ہے تاکہ محبت صحابہ میں ڈوبے ہوئے افراد کردار صحابہ سے روشناس ہو جائیں۔

خادمِ ملت

عابد طباطبائی

سکریٹری امامیہ مشن، ہند

مولانا علی نقی [illegible] پوسٹ بکس ۲۸

رجب المرجب ۱۴۱۸ھ

نومبر ۱۹۹۷ء

سوال

۱. جناب سید یاد حسن صاحب جونیر اسسٹنٹ کیمسٹ پی ڈبلیو ڈی (ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ)

مجھے جناب عالی سے حدیث حوض کے متعلق دریافت کرنا ہے جس کے لئے صحیح مسلم اور صحیح بخاری کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کے شاید لفظی معنی یہ ہیں۔

"میں حوض کوثر پر جب جاؤں گا تو میرے اصحاب بھی میرے پاس آکر کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کے اور میرے بیچ میں ایک پردہ حائل کر دے گا۔ پس تین بار کہوں گا خدایا یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ یہ تو میرے اصحاب ہیں یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ مگر جواب آئیگا کہ نہیں اے رسول تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انھوں نے کیا کیا۔ تو تو انھیں بھول گیا"

جناب عالی اس حدیث کے صحیح الفاظ عربی کے اور اس کے یہ معنی مع حوالجات تحریر فرمائیں۔ اس لئے کہ لوگ اکثر بات چھیڑ دیتے ہیں تو یہ ابہامات دور ہو جائیگا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث حوض صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور نیز دیگر صحاح و سنن وجوامع اہل سنت میں بطرق کثیرہ موجود ہے اور ایسا پتہ چلتا ہے کہ حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ مضمون کسی ایک ہی موقع پر ارشاد نہیں فرمایا، بلکہ یہ انتباہ روز قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے اتنا اہم تھا کہ حضرتؐ نے متعدد مواقع پر متعدد انداز اور الفاظ میں اس مطلب کو بیان فرمایا ہے جس کے لیے سلسلہ وار صحاح ستہ اور بعض دیگر مستند جوامع حدیث سے اقتباسات بلا کسی مزید تبصرہ کے پیش کیے جاتے ہیں۔

وعلے اللہ التوکل وبہ الاعتصام

صحاح ستّہ اور چند معتبر کتابوں کے نام اور وہ مقامات جہاں حدیث حوض درج ہے

صحیح بخاری میں جہاں تک اس وقت میرے پیش نظر ہے اور ممکن ہے تلاش کے بعد اس سے زیادہ موارد ملیں حدیث حوض اور اس کے معادن احادیث جو بعد میں درج ہوں گے پانچ بابوں میں درج ہیں۔

(۱) کتاب الفتن (۲) باب فی الحوض (۳) کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالےٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا۔ (۴) باب کیف الحشر (۵) کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ باب وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم۔

اور ان ابواب میں جو احادیث متعدد طرق سے درج ہوئے ہیں اُن کی تعداد گیارہ ہے۔

صحیح مسلم میں یہ احادیث کتاب الفضائل۔ باب اثبات حوض نبینا وصفاتہ میں ہیں اور احادیث کی تعداد آٹھ ہے۔

سنن ابن ماجہ میں کتاب المناسک میں باب الخطبۃ یوم النحر۔

جامع ترمذی میں ابواب صفة القیامة کے ذیل میں باب ماجاء فی شان المحشر اور ابواب التفسیر میں سورة الانبیاء۔

موطا امام مالک میں باب جامع الوضوء۔

اور مسند امام احمد بن حنبل میں (۱) مسند عبداللہ بن مسعود (۲) مسند ابی ہریرہ اور (۳) مسند ابن عباس میں ۹ طرق سے یہ حدیث مذکور ہے۔

ان میں سے ہر قسم کی ایک ایک حدیث کے الفاظ مع ترجمہ مکمل حوالوں کے ساتھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱)

صحیح بخاری طبع مصر ج ۹ صفحہ ۵ کتاب الفتن میں ہے:

حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل عن ابی وائل قال قال عبد اللہ قال النبی انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الیّ رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی یقول لا تدری ما احدثوا بعدک۔

موسٰی بن اسمٰعیل کی روایت سے بسند متصل ابو وائل کی زبانی عبداللہ بن مسعود سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے یہاں تک کہ جب میں جھکوں گا کہ انھیں اپنی طرف لے لوں تو وہ میرے پاس سے ہٹا دیے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔

صحیح مسلم طبع مصر ج ۲ صفحہ ۲۱۲ کتاب الفضائل۔ باب اثبات حوض نبینا وصفاتہ میں یہی انس والی حدیث ہے ان الفاظ میں کہ:۔

لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رأیتھم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولن ای رب اصیحابی اصیحابی فلیقالن لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک ۔

میرے پاس حوض کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے جو میری صحبت میں رہے ہیں آئیں گے یہاں تک کہ جب میں اُنھیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے آئیں گے تو ایکدم مجھ سے دُور ہو جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ میرے پیارے اصحاب ہیں میرے پیارے اصحاب ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں خبر کہ اُنھوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔

(۲)

صحیح بخاری ج ۹ صفحہ ۵ کتاب الفتن کی دوسری حدیث زرا زیادہ مفصل ہے۔

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم قال سمعت سھل بن سعد یقول

سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے پیغمبر خدا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش رَو ہوں گا جو وہاں وارد ہوگا وہ اُس پانی سے سیراب ہوگا اور جو وہاں سے سیراب

سمعت النبیؐ یقول انا
فرطکم علی الحوض من
وردہ شرب منہ ومن
شرب منہ لم یظمأ
بعدہ ابدا لیردن علی
اقوام اعرفہم و
یعرفونی ثم یحال بینی
وبینہم قال ابو حازم
فسمعنی النعمان بن
ابی عیاش وانا احدثہم
ہذا فقال ہکذا سمعت
سہلا فقلت نعم قال
وانا اشہد علی ابی سعید
الخدری لسمعتہ یزید
فیہ قال انہم منی فیقال
انک لا تدری ما بدلوا
بعدک فاقول سحقا
سحقا لمن بدل
بعدی۔

ہوگیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔
ہاں کچھ جماعتیں میرے پاس
وارد ہوں گی جنھیں میں پہچانتا
ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہیں۔
پھر میرے اور اُن کے درمیان
حائل ہوجایا جائے گا۔ نعمان بن
ابی عیاش کا بیان ہے کہ
انھوں نے ابو سعید خدری کی
زبانی بعینہ اس حدیث کو
سنا اور وہ اس کے بعد ان
الفاظ کا اضافہ کرتے تھے
اس پر میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے
تعلق رکھتے ہیں۔ کہا جائے گا کہ
آپ کو نہیں خبر کہ انھوں نے
آپ کے بعد کیا تبدیلی کی۔ تو میں
کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو
اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد
تبدیلی کی۔

یہی حدیث بخاری نے جلد ۸ صفحہ ۱۰۹ میں باب فی الحوض کے ضمن میں بھی درج کی ہے اور وہاں اتنا اضافہ ہے کہ جناب ابن عباس نے حدیث کی آخری لفظ جو رسولؐ کی زبانی ہے "سحقا سحقا لمن غیر بعدی" اس کی تشریح فرمائی ہے کہ

سحقا بعدا یقال سحیق بعید وا سحقہ ابعدہ	سحق کے معنی ہیں دوری ہو۔ کہا جاتا ہے سحیق یعنی دور اور اسحقہ یعنی دور کیا اس کو۔

ظاہر ہے کہ لعنت کے معنی بھی رحمت خدا سے دوری کے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہستی جس کا کام روز قیامت خلق کی شفاعت ہے اس بدنصیب جماعت پر جس کا تذکرہ فرمایا ہے اسی موقع شفاعت پر دو دو بار لعنت فرما رہی ہے۔

یہی حدیث صحیح مسلم مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۰۱ کتاب الفضائل میں سہل بن سعد اور نیز ابو سعید خدری کی زبانی اسی صورت سے مذکور ہے۔

(۳)

صحیح بخاری طبع مصر جلد ۸ صفحہ ۱۵۰ باب فی الحوض میں ہے

عن ابی ھریرۃ انہ کان یحدث ان رسول اللّٰہ قال یرد علی یوم القیامۃ رھط من اصحابی فیحلؤن	ابو ہریرہ کی زبانی ہے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول خداؐ نے فرمایا میرے پاس قیامت کے دن ایک گروہ میرے اصحاب میں سے آئے گا تو وہ حوض کوثر سے

عن الحوض فاقول یا رب
اصحابی فیقول انک
لا علم لک بما احدثوا
بعدک انھم ارتدوا
علے ادبارھم القھقری

تو روک دیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے
میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہیں تو ارشاد
ہوگا کہ آپ کو علم نہیں انھوں نے آپکے
بعد کیا گل کھلائے۔ وہ الٹے پاؤں اپنے
پہلے رستے کی طرف پلٹ گئے تھے۔

سعید بن مسیب اسی حدیث کو بلا تعیین اسم عن اصحاب النبیؐ
کہکے بیان کیا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے صحابہ سے
انھوں نے یہ حدیث سُنی تھی۔ صرف ایک لفظ میں اختلاف ہے
جس سے مطلب تقریبًا ایک ہی رہتا ہے یعنی یہ کہ وہ حوض کوثر
سے روک دیے جائیں گے۔ اس کے لیے زہری کہتے تھے فیجلون
عن الحوض "وہ حوض سے نکال دیے جائیں گے" جس طرح
ہماری زبان میں جلا وطن کیا جانا مستعمل ہے اور عقیل کہتے تھے
فیحلئون جس کے معنی ہیں روک دیے جائیں گے۔

(۴)

صحیح مسلم مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ کتاب الفضائل باب
اثبات حوض نبینا و صفاتہ میں جناب اسماء بنت ابی بکر
کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا:

انی علے الحوض حتی
انظر من یرد علی منکم

میں حوض پر ہوں گا کہ دیکھوں کون
لوگ تم میں سے میرے پاس وارد ہوتے ہیں

وسیؤخذ اناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملوا بعدک واللّٰہ ما برحوا بعدک یرجعون علےٰ اعقابھم۔

اور کچھ ایسے آدمی ہوں گے جنھیں میرے پاس سے الگ کیا جانے لگے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ مجھ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ فرمایا کہ میری اُمت میں سے ہیں تو ارشاد ہوگا کیا آپ کو خبر نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ بخدا آپ کے بعد برابر یہ لوگ الٹے پیر اپنے پچھلے راستوں پر واپس جاتے رہے۔

ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے سلسلہ رواۃ میں ہیں کہتے تھے کہ

اللّٰھم انا نعوذ بک ان نرجع علےٰ اعقابنا او نفتتن عن دیننا۔

خداوندا ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ پیچھے پیروں پلٹ جائیں یا اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں۔

جناب اُم المومنین عائشہ کی زبانی بھی تقریباً بالکل اسی مضمون کی حدیث ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اُس حدیث میں ہے "انظر من یرد علیّ" اور یہاں "انتظر من یرد علیّ" "میں انتظار کرتا ہوں گا اُن کا جو میرے پاس وارد ہوں" — وہاں ہے "وسیؤخذ اناس دونی" یہاں ہے "فواللّٰہ لیقطعن دونی رجال" "بخدا کچھ لوگ مجھ سے کٹ کر الگ ہو جائیں گے" — وہاں ہے "اما شعرت ما عملوا بعدک واللّٰہ ما برحوا بعدک یرجعون علےٰ اعقابھم" — یہاں ہے اسکی

لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابہم
معنی دونوں کے ایک ہیں۔

(۵)

صحیح مسلم مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ باب سابق الذکر میں عبداللہ بن رافع کی زبانی جناب ام المومنین ام سلمہ رضوان اللہ علیہا کی حدیث ہے کہ میں لوگوں سے حوض کے بارے میں سنا کرتی تھی اور خود پیغمبر خدا سے میں نے اس بارے میں کچھ نہ سنا تھا۔ ایک دن کنیز میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی تو میں نے پیغمبر خدا کو سنا کہ آپ نے ایھا الناس کہہ کے خطبہ شروع کیا میں نے کنیز سے کہا ذرا میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ اس نے کہا رسولؐ نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں بلایا ہے۔ میں نے کہا ایھا الناس "اے انسانو" کے خطاب میں تو میں بھی داخل ہوں۔ میں نے سنا کہ اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا:۔

انی لکم فرط علی الحوض فایای لا یاتین احدکم فیذب عنی کما یذاب البعیر الضال فاقول فیم هذا فیقال انک لا تدری ما احدثوا

میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا تو دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں کا کوئی ایک میرے پاس آتا جائے اور وہ میرے پاس سے ہنکا دیا جائے جیسے کھویا ہوا اونٹ ہنکا دیا جاتا ہے تو میں کہوں گا یہ کس بنا پر؟ تو کہا جائے گا آپ کو نہیں

بعدك فاقول سحقا۔

خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ اس پر میں کہوں گا لعنت ہو۔

یہی حدیث اس کے بعد کئی طرق سے مذکور ہے۔

(۶)

صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۸ باب مذکور عبداللہ بن مسعود کی روایت:-

قال رسول الله صلعم انا فرطكم على الحوض ولانازعن اقواما ثم لاغلبن عليهم فاقول يا رب اصحابي اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك۔

رسول اللہ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور کچھ لوگوں کے لیے میں کوشش کروں گا مگر آخر میں بے بس ہو جاؤں گا تو کہوں گا اے میرے پروردگار میرے اصحاب میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند کے اندر مسند عبداللہ بن مسعود میں متعدد طرق سے چار جگہ درج کیا ہے:-

مسند مطبوعہ مصر ج ۵ صفحہ ۲۲۱ و ۳۱۰ و ۳۲۲ و ۳۳۲۔

(۷)

(مسند احمد بن حنبل ج [illegible] [illegible] بذیل [illegible])

محمد بن زیاد کی روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ کو سنا وہ بیان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا:-

فوالذي نفسي محمد بيده لأذودن رجالاً منكم عن حوضي كما تذاد الغريبة من الإبل عن الحوض

قسم ہے اُس کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ میں کچھ لوگوں کو تم میں سے اپنے حوض سے ہنکاؤں گا جس طرح کوئی اجنبی اونٹ چشمے سے ہنکا یا جاتا ہے

(٨)

(مسند احمد ج۲ ص۲۰۰ مسند ابی ہریرہ)

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے علاء بن عبدالرحمن سے سنا وہ اپنے والد کی زبانی ابو ہریرہ سے نقل کرتے تھے۔

عن النبي انه اتى المقبرة فسلم على اهل المقبرة فقال سلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون ثم قال وددت انا قد راينا اخواننا قال فقالوا يا رسول الله السنا باخوانك قال بل انتم اصحابي واخواني الذين

پیغمبر مقبرہ تشریف لے گئے اور اہل قبرستان کو سلام کرتے ہوئے فرمایا سلام ہو تم پر اے با ایمان ساکنو اس مکان کے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں پھر فرمایا کتنا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا (نہیں) بلکہ تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی تو وہ ہیں جو

لو یأتوا بعد وانا فرطهم علی الحوض فقالوا یا رسول الله کیف تعرف من لم یأت من امتك بعد قال ارأیت لو ان رجلا کان له خیل غر محجلة بین ظهرانی خیل بهم دهم الم یکن یعرفها قالوا بلی قال فانهم یأتون یوم القیامة غرا محجلین من اثر الوضوء وانا فرطهم علی الحوض ثم قال الا لیذادن رجال منکم عن حوضی کما یذاد البعیر الضال انادیهم الا هلم فیقال انهم بدلوا بعدك فاقول سحقا سحقا۔

ابھی دنیا میں نہیں آئے ہیں اور میں حوض کوثر پر اُن کا پیش رَو ہوں گا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے اُنہیں جو آپ کی امت میں سے ابھی آئے نہیں ہیں، آپ نے فرمایا اگر کسی شخص کے گھوڑے تمام ایسے ہوں جن کی پیشانی اور پیر پر سفیدی ہے اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچانے گا نہیں؟ سب نے کہا کیوں نہیں، فرمایا اسی طرح میری امت کے افراد روز قیامت آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے اُن کی پیشانی اور پیر سفید و نمایاں ہونگے اور میں حوض پر اُن کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ میرے حوض سے ہنکا دیئے جائیں گے جس طرح راستہ بھولا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے میں پکاروں گا کہ ادھر آؤ تو کہا جائے گا کہ انہوں نے آپ کے بعد بدل دیا تھا تو میں کہوں گا دفع ہو دفع ہو۔

یہی حدیث بعینہ موطا امام مالک (مطبوعہ فخر المطابع دہلی ۱۹۵۲ء) صفحہ ۱۰ باب جامع الوضوء میں درج ہے۔ صرف اس میں "الا هلم الا هلم الا هلم" یعنی تین دفعہ "ادھر آؤ" فرمایا۔ اور پھر جب جواب ملے گا کہ انھوں نے آپ کے بعد تبدیلی کر دی تھی تو تین دفعہ "فسحقا فسحقا فسحقا" "تو پھر دفان ہوں تو پھر دفان ہوں۔ تو پھر دفان ہوں"۔

(۹)

سنن ابن ماجہ مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ صفحہ ۱۰۱۶ ج ۲ کتاب المناسک باب ۷۶ الخطبة یوم النحر:-

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ وهو على ناقته المخضرمة بعرفات فقال اتدرون اي يوم هذا واي شهر هذا واي بلد هذا قالوا هذا بلد حرام وشهر حرام ويوم حرام قال الا وان اموالكم ودماءكم عليكم حرام كحرمة شهركم هذا

عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے اُس موقع پر کہ جب آپ اپنے ناقہ پر عرفات میں تھے ارشاد فرمایا جانتے ہو کہ یہ کون دن ہے اور کون مہینہ ہے اور کون شہر ہے؟ سب نے کہا یہ شہر بھی حرام (محترم) ہے اور مہینہ بھی حرام ہے اور دن بھی حرام ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارے مال اور جانیں بھی ویسے ہی حرام (محترم) ہیں جیسے اس مہینے

في مثل كرهذا في يومكم هذا الا واني فرطكم على الحوض وانا اكاثر بكم الامم فلا تسودوا وجهي الا واني مستنقذ اناسا و مستنقذ مني اناس فاقول يا رب اصيحابي فيقول انك لا تدري ما احدثوا بعدك

في الزوائد :- اسناده صحيح

اور اس شہر اور اس دن کی حرمت ہے۔ آگاہ ہونا چاہیے کہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور تمہاری کثرت کے ذریعے امتوں کا مقابلہ کروں گا تو میرا منہ کالا نہ کرانا آگاہ ہو جاؤ کہ میں کچھ آدمیوں کو چھڑاؤں گا اور کچھ آدمی مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے پیارے اصحاب ہیں تو ارشاد ہوگا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔

سند اس حدیث کی صحیح ہے۔

معاون احادیث

گزشتہ احادیث تو وہ ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ حوض کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی احادیث ہیں جن میں حوض کا نام نہیں ہے مگر نتیجہ اُن کا احادیث حوض سے بالکل متحد ہے۔ یہ سب ذیل احادیث ہیں :-

(۱)

صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي قال انكم محشورون حفاة عراة ثم قرأ [illegible]

جناب ابن عباس کی روایت ہے کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا تم لوگ محشور ہوگے ننگے سر

اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسٰی یوم القیامۃ ابراهیم وان اناسا من اصحابی یؤخذ بهم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انهم لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم الی قوله الحکیم۔

پہلے ہم نے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ لائیں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے جسے ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم ہوں گے اور کچھ لوگوں کو میرے اصحاب میں سے بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں تو ارشاد ہوگا کہ یہ ہمیشہ اپنے پچھلے پیروں کی طرف پلٹنے والے رہے جب سے آپ ان سے جدا ہوئے۔ تو میں کہوں گا جیسا کہ عبد صالح (عیسے) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں تھا۔ تا آخر آیت۔

تقریباً یہی حدیث ج ۲ ص ۶۹ کتاب التفسیر میں سورہ مائدہ کے ذیل میں باب وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم الآیۃ میں مذکور ہے۔ بس اس میں اصحابی کے بجائے اصیحابی ہے جس کے معنی ہوئے میرے پیارے اصحاب، اور اس کے بعد قدرت کی طرف سے جواب میں اس فقرہ کا اضافہ ہے۔

انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت

آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ اس پر میں وہ کہوں گا جو عبد صالح نے کہا تھا میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں تھا تو جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو

هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔

یہ لوگ جب سے آپ اُن سے جدا ہوئے برابر اپنے پچھلے پیروں پر پلٹتے رہے ہیں۔

یہ روایت ج ۸ صفحہ ۱۳۶ باب کیف الحشر میں اس طرح ہے کہ:-

عن ابن عباس قال قام فينا النبي صلعم يخطب فقال إنكم تحشرون حفاة عراة كما بدأنا أول خلق نعيده الآية وأول الخلائق يكسى يوم القيامة ابراهيم وانه سيجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب أصحابي فيقول انك لا تدري ما احدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله الحكيم قال فيقال انهم لم يزالوا مرتدين على أعقابهم۔

جناب ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ ہم میں خطبہ ارشاد فرمانے کو کھڑے ہوئے اور اس موقع پر یہ فرمایا کہ تم لوگ محشور ہو گے ننگے پیر برہنہ سر جس طرح ہم نے پیدا کیا تھا پہلے اُسی طرح دوبارہ لائیں گے تا آخر آیت اور سب سے پہلے روز قیامت جس کو لباس ملے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے اور کچھ لوگوں کو میری امت میں سے لایا جائے گا تو اُنھیں بائیں طرف پہونچا دیا جائے گا اس پر میں کہوں گا پروردگارا یہ میرے پیارے صحابہ ہیں، تو ارشاد ہوگا کہ آپ کو نہیں خبر کہ اُنھوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے تو میں کہوں گا جیسا بندۂ صالح (عیسیٰؑ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ تا آخر آیہ تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ برابر اپنے پچھلے پیروں پہ پلٹے ہوئے رہے۔

جلد ۴ صفحہ ۱۶۹ باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا میں بھی

یہ روایت اسی طرح ہے جس طرح پہلے درج ہوئی

اس حدیث کو مسند امام احمد بن حنبل مطبوعہ دار المعارف مصر ج ۳ ص ۳۵۰ پر مسند ابن عباس میں درج کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ پیغمبر خدا موعظہ کے لیے کھڑے ہوئے اور یہ فرمایا۔

پھر جلد ۴ صفحہ ۷۰ پر اور صفحہ ۷۰ پر دو طریقوں سے ہے اور صفحہ ۹۹ پر بطور اختصار ہے کہ :-

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ص یقول انا فرطکم علی الحوض فمن ورد افلح و یؤتی باقوام فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول ای رب فیقال ما زالوا بعدک یرتدون علی اعقابھم۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو وہاں وارد ہوگا وہ فلاح پائے گا اور کچھ لوگ لائے جائیں گے تو انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ کیا ہے تو کہا جائے گا یہ لوگ برابر پچھلے پیروں پلٹتے رہے۔

یہ حدیث بطور تفصیل جامع ترمذی مطبوعہ کانپور ج ۲ ص ۷۵ پر باب صفۃ القیامۃ میں باب ما جاء فی شان الحشر میں ہے اور لکھا ہے کہ اس بارے میں ابو ہریرہ سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔ دوسری جگہ صفحہ ۱۶۱ پر باب التفسیر میں اسے درج کیا ہے اس طرح کہ پیغمبر خدا موعظہ کے لیے کھڑے ہوئے اور یہ ارشاد فرمایا۔ آخر میں اس کے متعدد طرق کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے "ھذا حدیث حسن صحیح" وہ یہ حسن و صحیح حدیث ہے"۔

(۲۱)

صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۵۰-۱۵۱ باب فی الحوض میں ابو ہریرہ کی روایت ہے :-

عن النبی قال بینا انا قائم اذا زمرة حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی و بینھم فقال ھلمّ فقلت این قال الی النار واللہ قلت ما شأنھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القھقری ثم اذا زمرة حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی و بینھم فقال ھلمّ قلت این قال الی النار واللہ قلت ما شأنھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القھقری فلا اراہ یخلص منھم الا مثل ھمل النعم ۔

پیغمبر خدا نے فرمایا میں کھڑا ہوں گا اور اس دوران میں ایک گروہ میرے سامنے آئے گا یہاں تک کہ جب میں انھیں پہچانوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے بیچ میں آجائے گا اور کہے گا آؤ چلو ! میں کہوں گا کہاں ؟ وہ کہے گا خدا کی قسم آگ کی طرف ۔ میں کہا کیوں ان کا کیا واقعہ ہے ؟ وہ کہے گا یہ آپ کے بعد پچھلے پیروں الٹے پلٹ گئے ۔ پھر دوسرا گروہ سامنے آئے گا ، اسے بھی میں پہچانوں گا اور اسی طرح ایک شخص میرے اور ان کے درمیان نکلے گا اور کہے گا آؤ چلو ! میں کہوں گا کدھر ؟ وہ کہے گا بخدا آتش جہنم کی طرف ۔ میں کہوں گا ان کا کیا واقعہ ہے تو وہ یہی کہے گا کہ یہ آپ کے بعد پچھلے پیروں پلٹ گئے تھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے نجات نہیں پائیں گے مگر شاذ و نادر جیسے کچھ بچے بچائے گلے میں سے رہ گئے ہوں ۔

مسلمان ذرا غور سے اس حدیث کو دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ نجات یافتہ اکثریت ہے یا اقلیت اور اب اگر ائمہ اہلبیت علیہم السلام کا بیان ہے کہ ارتد الناس بعد رسول اللہ ؐ الا ثلثۃ یا خمسۃ یا سبعۃ تو یہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے بالکل مطابق ہے یا اس کے خلاف ؟

ارتداد کی نوعیّت

بس آخر میں صحیحین کی ایک حدیث سن لیجیے جس سے بعد رسول صحابہ میں ارتداد کا جو منشا ہے اس کا اظہار ہو جاتا ہے اور اس سے سمجھنے والے کو سب کچھ سمجھ میں آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۵۱ باب فی الحوض۔ عقبہ کی روایت ہے کہ :۔

ان النبی خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوتہ علی المیت ثم انصرف علی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا

پیغمبر خدا ایک دن مکان سے برآمد ہوئے اور شہدائے احد کے لیے نماز جنازہ کی طرح نماز کی صورت میں دعائے خیر کی پھر اپنے منبر کی طرف تشریف لائے اور بالائے منبر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بخدا میری اس وقت آنکھوں میں پھر رہا ہے وہ منظر جب میں حوض پر ہوں گا اور مجھے ملی ہیں تمام خزائن زمین کی کنجیاں یا یوں فرمایا کہ تمام زمین کی کنجیاں اور بخدا مجھے تمہارے متعلق اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے

بعدی ولکن اخاف علیکم
ان تنافسوا فیہا .

لیکن اندیشہ یہ ہے کہ تم دنیا طلبی میں آپس کی
کشاکش میں مبتلا ہو جاؤ گے ۔

یہی حدیث صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۵ کتاب الفضائل باب اثبات حوض
نبینا وصفاتہ میں ہے اور وہ حدیث بعینہ درج کرنے کے بعد ایک دوسری
حدیث اسی مضمون کی کچھ الفاظ کی کمی اور بعض فقرات کے اضافہ کے ساتھ
درج کی ہے ۔ اس میں ہے کہ :-

صلی رسول اللہ علی قتلی
احد ثم صعد المنبر کالمودع
للاحیاء والاموات فقال انی
فرطکم علی الحوض وان عرضہ
کما بین ایلۃ الی الجحفۃ انی
لست اخشی علیکم ان تشرکوا
بعدی ولکنی اخشی علیکم
الدنیا ان تنافسوا فیہا و
تقتتلوا فتہلکوا کما ہلک
من کان قبلکم قال عقبۃ
فکانت اخر ما رأیت
رسول اللہ علی المنبر .

پیغمبر نے شہدائے احد پر نماز پڑھی پھر
منبر پر تشریف لے گئے جیسے کہ آپ زندوں
اور مُردوں سب کو رخصت کر رہے ہوں فرمایا
میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور اُس کی
چوڑائی ایسی ہے جیسے ایلہ سے لے کر جحفہ تک
مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم
میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے مگر یہ اندیشہ
ہے تمہارے متعلق کہ تم دنیا میں پڑ کر ایک
دوسرے سے کشاکش میں گرفتار ہو گے اور
آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ
ہلاک ہوئے وہ جو تمہارے پہلے تھے ۔ عقبہ
(راوی حدیث) کا بیان ہے کہ یہ آخری موقع

یہ حُبِّ دُنیا کس صورت میں ظاہر ہونے والا تھا اسے بھی ملاحظہ کیجئے :-

صحیح بخاری جلد ۹ کتاب الاحکام باب ما یکرہ من الحرص علی الامارۃ :-

عن ابی ھریرۃ عن النبی قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ ۔

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ تم بہت جلد میرے بعد حکومت کی لالچ میں مبتلا ہو جاؤ گے اور یہ قیامت کے دن پشیمانی کا باعث ہوگا تو آغاز کتنا اچھا اور انجام کتنا برا ہے ؟

بس اب ان صحیحین کی حدیثوں کے بعد کچھ کہنا نہیں ہے۔ ہاں اگر یاد آئے تو ایک عارف کے دو اشعار یاد کر لیجیے :-

چوں صحابہ حُبِّ دُنیا داشتند
مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔

علی نقی النقوی

۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۲ھ

(علی گڑھ)

پبلشر
عابد ہادی سکریٹری